



# ہر مسلمان پر اشاعت اسلام فرض ہے

موجودہ زمانہ میں اسلام ہر مسلمان پر غلوصل اور اخلاق حسنہ اشاعت اسلام کے حق پر کوشش کرنا مطالبہ کرنا تو تبلیغ و اشاعت اسلام کی پاکیزہ ترین خدمات انجام دینے کے لئے ذیل کی کچھ اثر آساہی کتابوں کو پڑھنے سے جیسے علم بلا سہولتی سیکھ کر مسلمان بھی اشاعت اسلام کا حق بخوبی ادا کر سکتا ہے۔ مجھوڑا لاک ہزار مرغیہ اس پریشانی قیمت بذریعہ مئی آرڈر بھیجئے والوں کو مجھوڑا لاک ہزار صاف۔

یاد دہی اسلام۔ حضرت سرور عالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مفصل مکمل سوانح عمری جو کامل تحقیق و تدقیق سے ماہانہ طرز پر لکھی گئی ہے اور اسلامی دنیا میں مقبول عام ہے قیمت پندرہ۔

خلافت صدیقی۔ حضرت خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری قیمت ۵۔

خلافت فاروقی۔ حضرت خلیفہ دوم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری قیمت صرف ۵۔

خلافت عثمانی۔ حضرت خلیفہ سوم سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری قیمت صرف ۵۔

خلافت چھتری۔ حضرت خلیفہ چہارم سیدنا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری قیمت صرف ۵۔

سیرۃ الکبریٰ۔ ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کے حالات طہیات بنات و عبادت اور تفسیر پرانی قیمت ۵۔

سیرۃ الصدیقہ۔ ام المومنین حضرت فاطمہ صدیقہؓ کے حالات طہیات تحقیقات و انساب پرانی قیمت ۵۔

خاتون جنت۔ سیدۃ النساء حضرت فاطمہ الزہراءؓ کے حالات طہیات مع دراز و غیرہ واقعات صرف ۵۔

سوانح اعظم۔ امام الفقہاء و محدثین حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی قیمت ۵۔

سیرۃ محی الدین۔ پیران پر حضرت شیخ محی الدین سیب عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری اور اعمال و اشغال طہیات قیمت صرف آٹھ کئے۔

تحقیق الادیان۔ اس کتاب میں تمام مذاہب کی کتاب و غیرت کی تحقیق و تصحیح کے بعد ثابت کیا گیا ہے کہ تمام

عالم میں اگر کوئی پچاندہب سے باہر ذریعہ نجات نہ تو وہ اسلام ہے۔ موجودہ تہذیب و تمدن کا مگر نوازا مغنیین و عظیم

کینے انیس ریفین صادق ہے۔ علاوہ ازیں اس کتاب میں زائد رسالت و غیرہ طہیات و محاربات اسلام و واقعات

کربلا۔ خلافت حضرت علی و حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے حالات۔ ادبیات کرام کی کرامات۔ مسلک کارنامہ کمال

شیخ و بسط سے درج میں مناسبت تقریباً ۶۰۰ صفحات ہیں۔ سائز ۲۶x۲۰ کلاں کا لفظ اعلیٰ کبھی پھپھائی طہیات

صرف للہ۔

اشاعت اسلام۔ اس کتاب میں اشاعت اسلام کی ضرورت و ہیبت بتائی گئی ہے۔ خود

پڑھنے و دوسروں کو سنائیے قیمت صرف ۴۔

منگانی کا بیٹہ یہ ہے۔

(مولوی) غلام رسول عبد المجید لکھنؤ کتب خانہ حنفیہ جامع مسجد اصال مرتبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# جامعہ امت

جلد ۱) بابت فروری - مارچ - اپریل ۱۹۲۵ء نمبر ۱۷

## فہرست مضامین

نمبر شمار	نام مضمون	نام صاحب مضمون	نمبر شمار
۱	عرس شریف	میر	۵۷۵
۲	مقدس تعینین	میر	۵۹۹
۳	علامہ غفرات	میر	۱۹۲۷
۴	حقان و معارف	سید اکبر شیعہ خوارق بالیم	۱۰۷
۵	آلہ نیا نیا کائنات	میر	
۶	جذبات عالیہ	حضرت فاضل ہشتی کچھوچھو	
۷	خودداری	بناب قرشی	
۸	منتخب اشعار	مولانا مولوی نظام قادری شاعر خاص حضور نظام	
۹	تذکرہ	مولانا مولوی ابو محمد امجدین صاحب رام نگر	
۱۰	قصیدہ	مولوی خواجہ کریم الدین صاحب فی دہلی	
۱۱	مساجد عید	مولوی محمد حفیظ الدین صاحب ناظم دود جہانگیر	
۱۲	قبول اسلام	مولوی عبد المجید قصوری	
۱۳	آفتاب اسلام	مولوی محمد حفیظ الدین ناظم دود جہانگیر	
۱۴	ختم شریف	حکیم عبد العزیز صاحب سوداگر سیالکوٹی	
۱۵	استقامت	ایڈیٹر	
۱۶	پیر بھائی	اعلیٰ حضرت قید عالم محنت علی پوری	



عظیم الشان اجتماع

عن

انجمن خدایان و فیہ کا ایسوان سالانہ جلسہ

۱۰۰

کریم الامت لایا حضرت سیدنا کریم شاہ علیہ الرحمۃ کا عرس

آر باب عقیدت و اہل اس خبر کو انتہائی شرف و اعتبار کیا تبہ سنیکے کہ ہوا ایچ ۱۹۱۹ء میں  
۱۳۳۷ھ مرالف ۱۰ دہائی شمس ۱۰ بروز ہفتہ و اتوار علی پور شریف میں حسن النقاد پٹیکا کون  
نہیں جانتا کہ اہل اس سترہ مبارکہ کو اعلیٰ حضرت عظیم الکریم بقدر وقت قدہ سالکین الذبہ  
العارفین و رئیس القادسین شیخ الشیخ قبلہ عالم مولانا حافظ صاحبی پیر یہ جماعت علی شاہ  
صاحب حق بخت بندی عہدی علی اسی دام ظلہ السلام العالی علی رؤوس الستر شہین الی یوم الدین  
بحرۃ النبی وآلہ القابریں کی سرپرستی کا فخر حاصل ہے یہ وہ انجن ہے جس نے عرصہ  
وہ از سے علم اقصیٰ کی نشر و اشاعت اس سلسلہ صدیقیہ کے کام اور دین حنیف کی تبلیغ  
و حفاظت کا بیڑا اٹھایا ہے۔ خدا عز و جل کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس انجن کا فیضان  
الان جلیلہ توفیق کو لے فوق میں منقاد ہو رہا ہے جس میں مختلف حصص ملک حضرت  
مشائخ کرام و علمائے عظام تشریف لائیں گے۔ اور اپنے کلمات طیبہ و مواظبت  
سے شاگردان ہدایت کے دلوں میں درجہ حرارت پیدا کریں گے جس سے ہر جانے رحمت کے  
آورد چلیں گے۔ سائر حقیقت گردش میں آئے گا جس کے کیف و کیمیا اثرات سے ہر گاہ  
جہاں احادیث پر عالم درجہ و حال طاری ہو گا۔

تھام اہل سنت و الجماعت کے امام باہوم اور یاران طریقت انھوں میں سے جن کی مجلس کی شمولیت سے سادات کو نین و خواب و دین و دنیا حاصل کریں :-  
المطلع :- عزیز محمد زکی حیدر صالح جماعت امرت سسر :-

المطلع: عزیز محمدی در بدو ساله جماعت امرت سر

مقدس تظمینیں

نامور شاعر نے اپنی مثال سے بنیم اللہ الرحمن الرحیم پر جسدِ تقدس کی ہیں یا توں کہنے کہ جسدِ روضہ شیب جو سکی ہیں عزرائل بالاکے تخت میں ناظرین جہالت کیلئے دج کی جاتی ہیں :-

بسم الله الرحمن الرحيم	مولانا دهم	مصحح ادب است زلفم قدیم
بسم الله الرحمن الرحيم	مولانا جامی	بنظم اساتذہ عہد و حکیم
بسم الله الرحمن الرحيم	نظای	ہست کلید در حقیقۃ الحکیم
بسم الله الرحمن الرحيم	امیر خسرو	خطبہ قدس است بملک قدیم
بسم الله الرحمن الرحيم	کمال غنجدی	سر و سید پیش ریاض نسیم
بسم الله الرحمن الرحيم	علامہ شبلی	آمدہ سرچشمہ فیض عہدیم
بسم الله الرحمن الرحيم	صاحبہ یثربی	پنچہ اعصاب انصافے حکیم
بسم الله الرحمن الرحيم	حکیم طغرائی	زمینت عنوان کتاب کریم
بسم الله الرحمن الرحيم	امیر	آیہ اول در کتاب حکیم

اوقات گرامی

[illegible]

# ملاحظہ

(۱)

”جماعت“ کا پہلا سال بطرح ہی ہو سکا ختم ہوا۔ اس اثنا میں جو کچھ ہمارے کمزور قلم  
ناچیز ہاتھوں سے ہو سکا ہم نے اس کے بہتر بنانے میں کیا بہن رتیات کا تعلق تو سب سے  
سے تھا۔ ان کے علاوہ ہم نے حتیٰ الوسع جماعت کے نائب العین کو بنانے کی کوشش کی  
اور ہمیں یقین ہے کہ اپنے دائرہ استطاعت کے اندر رہتے ہوئے ہماری مساعی نامشکو  
نہیں رہیں۔ اس سطح مستقبل کی نسبت بھی قوی ہے کہ اگر معاذ اللہ کرام نے اعانت  
امداد کا ہاتھ بڑایا تو ہم سلسلہ عالیہ کی پیش از پیش خدمات انجام دے سکیں گے۔

(۲)

جماعت کا یہ مزید بعض ناگزیر وجوہات سے تین خبروں کے مجموعے کی بدولت تین تارین  
کرام کے مہارک ہاتھوں تک پہنچتا ہے۔ اس سے پہلے ہی ایک وہ بار مسالین کے عدم  
التفات کی وجہ سے ہمیں اس قسم کی بیگانگی سے بالکل ناخستہ دوچار ہونا پڑا ہے جس کا  
سب سے زیادہ ہمیں احساس ہے۔ یہ امر کچھ کم سراپہ حیرت و استعجاب نہیں کہ جماعت نصیحا  
رسالہ جسے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدوة السالکین لہذا لعارفین مولانا حافظ حاجی سید  
محمد جماعت علی شاہ صاحب قدس سرہ علی نبی اوم اللہ فیضہم دہر کا تہم سے انتساب  
حاصل ہے۔ انہیں سے حضور پرورد کو تجدید محبت و انتہائی شغف پہنچا کر بنا کر حضور کو  
نے جیب خاص سے مستند مرتبہ جماعت کی مالی امداد بھی فرمائی ہے تاکہ دیگر وابستہ گانہ  
ادبیت و عقیدت کے لئے ایک عمدہ مثال قائم ہو تاکہ کوئی حاضر و غایہ نتیجہ مسترب ہو سکا بلکہ  
مالی مشکلات اس قدر زیادہ مہلتی گئیں کہ باقاعدہ اجراء کے راستے میں قدم قدم پر رکاوٹیں  
حائل ہونے لگیں۔

ہمیں نہایت انوس کیساتھ طامہ کرنا پڑتا ہے کہ اس وقت جماعت کے مالی فائدہ میں  
چار سو روپے کا خسارہ ہے۔ جسکی اگر فوری تلافی نہ ہو سکی تو یقیناً اس محبوب قلوب رسالے کی  
اشاعت ملتوی کرنی ناگزیر ہو جائے گی۔ ہم انتہائی ادب و احترام و مگر پورے زور و محنت  
قدیم دامت فیوضہم کے بااختلاس رادت منڈلی سے خصوصاً اور عامۃ المسلمینہ و جماعت سے عموماً



مستعدی ہیں کہ گوان کے نزدیک جہالت کی ضرورت اور اس کے خدات قابل قدر ہیں اور وہ اس کی زندگی کے آرزو مند ہیں تو انہیں اپنی کوششیں جماعت کی توسیع اشاعت کیلئے وقف کر دینی چاہئیں جماعت کے قیام و دوام کا سامان کر دینا ان کے لئے حیل و شوار نہیں یعنی ہر معادن دیر بھائی کو پانچ پانچ جدید ضروریہ پیدا کر دینے کی کوشش نہیں میں مع قطرہ قطرہ شود بہرسم نہ دیا۔  
اور ہم مکرر عرض کریں گے کہ یہ مولوی کسی کوشش ان کے نیک جذبات محبت کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں کہتی۔ مع برکتیاں کار اور شوار نیست۔

(۳)

یہ نہایت حق شناسی اور محنت کفران نعمت ہو گا کہ ہم ان محترم بزرگوں اور با اہل پیر بھائیوں کی مساعی حسد کا ٹکڑا یاد کر لیں۔ جنہوں نے وقتاً فوقتاً جماعت کے لئے اشاعت کی توسیع میں کچھ نہ کچھ حصہ دیا ہے۔ گو یہ امداد واعانت ان کے اثر و اقتدار انہی ہمدردی اور ان کے غلبہ پر کے اعتبار سے چند اس قابل ذکر نہ ہوتا ہم اس میں کسی قسم کے شک شبہ کی گنجائش نہیں کہ انہیں کی کم و بیش توجہ نے آج تک میں جماعت کو شائع کرتے رہنے کے قابل بنائے رکھا۔ معاونین کو ام کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

- (۱) عالم فاضل جلیل حضرت مولانا صاحبزادہ حافظ سید محمد حسین صاحب سہارن پور۔
- (۲) حقیقت آگاہ حضرت مولانا صاحبزادہ حافظ سید خادم حسین صاحب سہارن پور۔
- (۳) طریقت تاب حضرت مولانا صاحبزادہ حافظ سید فرحین صاحب سہارن پور۔
- (۴) حضرت مولانا مولوی امام الدین صاحب رائے پوری مبلغ انجمن خدام الصوفیہ (پنجاب)۔
- (۵) حضرت مولوی پر حیات محمد صاحب سیالکوٹ۔

- (۶) جناب اشرف خواجہ محمد کرم الہی صاحب لی۔ اسے وکیل دبیر انجمن خدام الصوفیہ۔
- (۷) حضرت مولوی ڈاکٹر شیخ اللہ تاج صاحب نقشبندی گجرات۔
- (۸) جناب مولانا مرزا قلب الدین احمد صاحب مولوی فاضل "وکیل راولپنڈی"۔
- (۹) جناب مولانا شیخ اللہ بخش صاحب سپرنٹنڈنٹ جنگلی قصور۔
- (۱۰) جناب مولوی محمد خان صاحب مبلغ و سفیر انجمن خدام الصوفیہ۔
- (۱۱) جناب ملک عبدالعزیز خان صاحب سو اگر پارچہ کیلا سپور۔

(۱۲) جناب صوفی غلام حسین صاحب ملازم سکر کمپنی امرتسر  
تہر حال ہم ان عوامین کرام سے مزید گرفتاری اور قدردانی کے مستعدی ہیں  
بریں روایتی ذریعہ نوشتہ اندازہ کہ جز نکوئی اہل کرم نہ خواہ ماند

۴

جب سے دولت خدا واد افغانستان کی اسلامی حکومت نے مرزا یوں کی سنگاری  
کے احکام صادر فرما کر اپنی بے لوث دینی محبت اور مذہبی غیرت کا ثبوت پیش کیا ہے۔  
اسوقت سے بعض گندم نا جو فروش یا مرزائیت فاضل مسلولوں نے مرزا یوں کے  
خود صاف ہندوستان کے طول عرض میں ایک شور و شر پکڑ رکھا ہے لیکن اس میں  
کچھ شک نہیں کہ قبل مرتد کے جو اذ پر جو دلائل دہراہین قرآن و حدیث سے ملائے  
کرام نے قائم کئے ہیں۔ ان کا کوئی جواب منکرین سے نہیں ہو سکا۔ دنیائے اسلام کے  
اس سرے سے اس سرے تک ہر طرف سے اتفاق کی آوازیں بلند کی جا رہی ہیں مگر  
یہ معدد کچھ "بے معنی آزادی غیرت" کے حامی ہیں کہ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ  
بنا نا چاہتے ہیں۔

ہمارے دفتر میں ملنے قتل مرتد کی حمایت میں چند طویل مضامین اکابر علمائے نظام  
مختلف حصص ملک سے ارسال ارسال کئے ہیں جو بوجہ عدم گفتگو پیش روغ نہیں ہو سکے  
انشاء اللہ ان کو ایک علیحدہ مستقل کتاب میں شائع کیا جائے گا۔

کراچی کے محترم مولانا صاحب  
حقیق و معارف

کہ شان آدم خاکی حدیث دلاک است  
ہنوز منتظر عدہ کعب خاک است  
خود بہست تو شاہین تند چالاک بہت  
قبائرش گل دلاوے جہل چاک است  
بنائے کو ز آلائش نفس پاک است  
کہ شاخ زندگی ماہور نفاک است  
کہ غنچہ سر سبز بیان و گل طراک است

کمال معرفت تو رہاں ہیں خاک است  
کشائے چہرہ کمال مس کو من توئی گفت  
تو اں رہو ز چشم ستارہ مردم با  
گماں میر کہ بیک اشیرہ عشق سے باز  
حدیث شوق آوا کو دم بخلوت دوست  
تو از دیکگل دلاوہ نامیہ شد  
دریں چین کہ سرود است و ایں از کجاست



# ال انڈیائی کانسٹی کا نفرس کا افتتاحی جلسہ

## روڈا اجلاس

۱۶-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲  
مشہور شہر مراد آباد میں پوری شان و شکوہ کے ساتھ افتاد پذیر ہوا جسے کا اختتام تہا  
کمل اور قابل تحسین تھا۔ استقبالیہ کمیٹی نے مہمانوں کے آرام و سہولت کیلئے رضا کاروں کا  
ایک کثیر کردہ متعین کر رکھا تھا۔ جمشیدپور پر حاضرہ کر شرکائے کانفرس کو ان کی  
فردگاہوں تک پہنچانے ہی پر اکتفا نہیں کرتا تھا بلکہ مہمانوں کی قیامگاہوں میں بھی ان کی  
ہر ایک ضرورت کا انتہاء و انصرام ہی رکھا کر کے تھے غرض اہل مراد آباد نے اپنے  
محترم مہمانوں کی بزرگداشت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تھا۔  
انجمن اہلدارالاسلام مراد آباد کی طرف سے ایک سو پچاس رضا کار شرکائے جلسہ کی ہند  
میں مصروف کار تھے۔

۱۹۱۶ء اپریل کی درمیانی رات کو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدوۃ السالکین زبۃ العالین  
مولانا حانظ حاجی سید محمد جماعت علی شاہ صاحب مودت قدس علیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریک  
سے تقدس باب حضرت مولانا مولوی شاہ سید علی حسین صاحب اشرفی پور چھوٹی صدر  
جلد بخیر ہوئے۔ آپ کی صدارت میں عالی جناب حضرت مولانا مولوی شاہ احمد رضا خان صاحب  
قادری برکاتی خلف مقتدائے اہل سنت حضرت علامہ شاہ احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ  
صدر مجلس استقبالیہ کا انجیس و مبلغ اور عالمانہ خطبہ پڑھا گیا جس کا بیشتر حصہ طبع ہو چکا تھا۔  
صاحب صدر کا خطبہ صدارت پیرانہ سالی و سخاوت کیرجہ سے ان کے خواہر زادہ حضرت  
مولانا شاہ سید احمد اشرف صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

۱۹ تاریخ تک جتنے اجلاس منعقد ہوئے ان سب میں اعلیٰ حضرت علی پوری  
دست برکاتہم کی ولیدہ برہنہ تقریریں ہوتی رہیں جن سے حاضرین بے انتہا محفوظ ہوئے  
ہر اجلاس کا افتتاح قرآن مجید کی تلاوت مفت حضرت سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ  
والصلوات سے اور اختتام درود و نیز قیام و دعا پر ہوتا رہا۔

ہندوستان کے مختلف جموں سے تقریباً دو سو مشائخ کرام و علمائے عظام تشریف لائے تھے اور علم حاضرین جلسہ کی تعداد چھ سات ہزار سے زیادہ تھی۔ خطبہ استقبالیہ میں جن ضروریات کا اظہار کیا گیا ہے، انکی نسبت ہر شخص یہ سمجھ سکتا ہے کہ روپے کے سوا پوری نہیں ہو سکتی، لیکن حیرت ہے کہ کارکنان کا نفرنس نے چندے کی قطعاً تحرک یہی نہیں ہونے دی۔

آخر جلسہ میں جناب مولانا مولوی احمد نثار صاحب میرٹھی نے عام جلسہ میں ایک طویل تقریر کے بعد مصرعہ تحت تجاویز سنائیں:-

(۱) یہ جلسہ مناسب سمجھتا ہے کہ ملک کے ہر صوبہ ہر شہر اور ہر گاؤں میں اہل سنت و جماعت کی انجمنیں اور تبلیغی کیشیاں قائم کی جائیں۔

(۲) اس اجلاس کی رائے میں جا بجا تعلیم و تبلیغ کے مدارس جاری کئے جائیں۔

(۳) اس جلسہ کے خیال میں درست ملاوٹ باؤس میں مرکزی کیشی کا قیام رہنا ضروری ہے۔

(۴) یہ جلسہ عام اس قانون پر جو اسبلی نے حج کے متعلق پاس کیا ہے، ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے حاجیوں سے دونوں طرف کا کرایہ پہلے ہی وصول کر لینے کو حج کیلئے سنگٹا خیال کرتا ہے۔

(۵) یہ اجلاس عام بادشاہ و دولت خدا داد افغانستان حضرت امیر المومنین اللہ خان (قدس اللہ عنہ) کے قتل مرتدین کو عین مطابق شعر میں پاتا ہے اور خدمت خدام والا میں اجرائے حدود شرعیہ پر بیٹہ مبارک باد پیش کرتا ہے جن اخباروں نے اس کے خلاف آواز بلند کیا وہ بالیقین بین متین سے جا بلی و بے خبر ہیں۔ ان کی اس خلاف شعاع آواز پر سخت نفرت و حسارت کا اظہار کرتا ہے۔

(۶) یہ اجلاس عام جو سات کرڈ مسلمان ہند کا قائم مقام اور ہر حصہ ملک کے علمائے اہل سنت و الجماعت پر مشتمل ہے۔ مرزائیوں کی صدائے احتجاج کی بناء پر ایک آف نیشنل اور گورنمنٹ آف انڈیا کو قوجہ دلاتا ہے۔ کہ حکومت افغانستان کا اہلک قادیانیا مذہبی سٹو ہے۔ اس میں کسی حکومت کی خائفانہ آواز میرے مذہبی ماعت نہیں جسکو مسلمان کی طرح گوارا نہیں کر سکتے۔ لہذا ایک اور گورنمنٹ کو اس مسئلے میں ہرگز دخل نہ دینا چاہیے۔ یہ تجاویز بالا اتفاق منظور کی گئیں۔

ذوق و ادب کی طرف سے سخت مخالفت کا اظہار کیا گیا جس سے ان کا مقصد حاصل  
میں اختلال پیدا کرنا تھا۔ لیکن الحمد للہ علی احسانہ کہ انہی نایک و پادر ہوا کہ تشییر  
ناکام ثابت ہوئیں اور جلد آخر تک نہایت امن و اطمینان اور خیر و خوبی کے ساتھ  
انتقال پذیر ہوئے۔

۲۰۔ اچ کی شام کے بعد انجمن اہل سنت مراد آباد کا ایک جلسہ زیر صدارت  
اعلیٰ حضرت قید عالمہ محدث علی پوری دامت بکا ہم منعقد ہوا جس میں اُن طلباء  
کے سر پر دستار فضیلت باندھی گئی۔ جو اپنی انتہائی محنت و کوشش کی وجہ  
سے نصاب تعلیم کو ختم کر چکے تھے۔ دسائے بھٹی کی رسم اعلیٰ حضرت قید عالمہ علی پوری  
حضرت قید کچھ چھوٹی کے مبارک ہاتھوں واپس ہوئی۔ اور یہ امر ان خوش نصیب طلباء  
کے لئے موجب انتہاء ہے۔ کہ دور حاضر کے برگزیدہ ترین اولیاء کرام نے ان کو  
دسائے فضیلت باندھوائی۔

ہندال کے احاطے میں ہندوکان قفسہ بندی و قادی کے حلقہ کے ذکر سے ہر  
اللہ ہو اللہ ہو کی دنگل از سدا میں ایک عجیب سا ن باندھے ہوئے تھیں جن  
سے مراد آباد کے دہلی سخت مرعوب ہوتے تھے۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ اگر یہ برکات  
فصحاء اعلیٰ حضرت قید عالمہ محدث علی پوری مدظلہ العالی چند روز متواتر مراد آباد میں  
قیام فرما رہیں تو یقیناً فرقہ ضالہ واپس کا نشان تک نظر نہ آئے اور آفاقی سنت  
نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی ضیاء باریاں ان خیر و پیشوں کو چکا چورو لگا دیں۔  
اہل مراد آباد نے عامہ طور پر نرنگاں ذیل کے موعظ حسنہ و تقاریر طبعیہ کو  
انتہائی ذوق و شوق سے سنا۔ اور ہر کسی وجہ سے محروم نہ ہو سکی کہ فافوس ملے دیں۔  
(۱) اعلیٰ حضرت قید عالمہ محدث علی پوری مدظلہ العالی۔

(۲) عالیجناب حضرت مولانا شاد علی حسین صاحب قید کچھ چھوٹی مدظلہ العالی۔

(۳) عالیجناب حضرت مولانا شاہ حماد رضا خان صاحب بریلوی بیامہ لکھنؤ خاں صاحب۔

(۴) عالیجناب حضرت مولانا دیار علی صاحب محدث اوری۔

(۵) عالیجناب مولانا شاہ احمد اشرف صاحب حیدر آبادی۔

(۶) عالیجناب مولانا شاد علی حسین صاحب قید کچھ چھوٹی مدظلہ العالی۔



اپنی جلد دکھلا دے نہانہ خیر و برکت کا  
غزل یہ بلیس گائیں ساری قصاں ہو نکبت کا  
کئے دولت ہے بارہ بجے نقارہ عظمت کا  
یہی دھڑکن طلب خلاصہ عرض حاجت کا  
نگو دل سے دعا کہ تیرا نام لکھ دے  
(داستانی)

بہت بیتا بہن قومیں بہت سلام مضطر ہے  
اٹھے بادل بہار آئے پھیلیں شاخیں حرم شہو ہے  
ستارہ قوم کا چمکے ثمر ہے جماع کی سلوٹ  
ہے یہ جو کشن مذہب یا الہی حشر تک قائم  
مجھے کہتے ہیں سب فاضل ہیں دینا فاضل

## خود داری

### لا تخفک انک انت الاعلیٰ

جنب ترشی پنجاب کے مشہور باب قرم سے ہیں میرے کے متعدد مکتبہ الامت میں  
میں آپ کے مضامین مولانا شاہ برکتی رہتے ہیں ہماری وجہ است پر آپ لایا  
کا دو لکھنے خاص تھامت کے لئے سپرد علم لایا ہے سے سرگودھا کی  
ساتھ ان صحافت کی ریت بناتے ہیں جماعت کے اوراق میں جس سلسلے کی کتابت  
کا اپنے ہم سے وعدہ فرمایا ہے۔ یہ مکتبہ اس کی پسند کی ہے ہمیں یہ کہہ گئے  
انادات سے ہم بلا افق قارئین جماعت کی ضیانت طبع کر سکیں گے (دیں)

(۱۱)

ہمارے یاس قرآن پاک کے تیس پارے ہیں احادیث کی سات زندہ جاوید کتابیں  
ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات پاک کا ایک کامل اور مکمل درس ہے۔  
صحابہ کرام کے سوانح حیات اور علمائے امت کی سیرتیں اور اقوال ہیں یہ تمام  
کتب خانہ حکمت و عظمت ایک قوم کی رہنمائی اور قیادت کے لئے جہد و جہد مکمل اور  
مکمل ہے جس طرح ایک پیلا سا آدمی جو دریائے نیل کے کنارے پر کھڑا ہو اس امر کے قطعاً  
پے نیاز ہے کہ وہ اپنی تشدد ہی کو دور کرنے کیلئے کسی حنیف آب کا متلاشی ہو، سیرج  
اس چرخ نیلوری کے نیچے ایک مسلمان کا جو وہی اس امر سے مکمل سنبھلی ہے کہ  
وہ قرآن پاک سیرت نبوی اور دفتر احادیث کی موجودگی میں کسی دوسری روشنی کی طرف

دور سے اور اس کا درست نگر ہو۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُم دِیْنَکُمْ ۚ اَنتُم کَمِلْتُمْ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُم دِیْنَکُمْ ۚ اَنتُم کَمِلْتُمْ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُم دِیْنَکُمْ ۚ اَنتُم کَمِلْتُمْ  
 آج دین اسلام مکمل ہو چکا اور نعمت خداوندی مسلمانوں پر  
 تمام ہو چکی اور خداوند پاک کی طرف سے دین اسلام کی  
 پسندیدہ شکل پر قطعی طور پر تصدیق کی غیر مثبت ہو چکی  
 مسکین دین کے صرف یہ سمجھتے تھے کہ مسلمان قرآن پاک اور حضرت نبی الرحۃ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی عظیم الشان رہنمائی پر قانع ہو جائیں۔ اور کتاب اللہ اور سنت رسول کے بعد  
 ان کے دل میں طلب حق اور تلاش صداقت کے متعلق ایک خیف سے خیف شبابہ ہم بھی  
 پیدا نہ ہو۔ مگر مسلمانوں کے دل پر کلام الہی کا تسلط ہے اور اگر وہ ہر چھوٹے اور بڑے معاملہ  
 میں کتاب و سنت کی پیروی ہی کو زندگی کی سب سے بڑی سعادت خیال کرتے ہیں تو ان کے  
 خیالات اور رائے ان کا نظام عمل اور ان کی سیاسی اور مذہبی پالیسی کہ قاف کی طرح  
 مضبوط و غیر متزلزل ہونی چاہیے۔



ایک مسلمان کے لئے ہر ایک سوال کا جواب ہر ایک مرض کا علاج ہر ایک صیبت کا حل  
 اور ہر ایک بحث کا جواب اور ہر ایک تنبیہ کی کا تصفیہ اللہ اور اس کے مقدس رسول  
 کی اطاعت و فرمانبرداری میں مضمر ہے۔ ہم دشمنوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہئے؟  
 ہم پر اس وطن کے حقوق کیا ہیں؟ ہم عزت و حرمت کے ساتھ کیونکر زندہ رہ سکتے ہیں؟  
 ہماری ذہنی و جسمانی کمزوریوں پر مبنی ہے۔ نجات اخروی کے حصول کا سچا اور سچا  
 راستہ کیا ہے؟ یہ اور اسی قسم کے ہزاروں اور لاکھوں سوالات جو ہماری معمولی روزمرہ  
 زندگی کے ایک ایک قدم پر پیدا ہوتے ہیں۔ آج سے تیرہ سو سال پیشتر بہت ہی  
 بڑی دشمنائے کے ساتھ حل کئے جاتے تھے ہیں اور اس وقت ہماری بڑی سے بڑی سائنس  
 یہ ہے کہ ہم اس حل کو معلوم کریں۔ اور کسی اور نئی تشریح و ترمیم کے بغیر اس پر عمل کر لیں۔



مسلمانوں کی ہر زبان اور سنہدین سوائے میں وہی پالیسی ہونی چاہئے۔ جو حضرت محمد  
 صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کی پالیسی تھی و کفر فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ  
 امت محمدیہ کا ہر ایک قدم رسول کے نقش قدم پر ہونا چاہئے۔ اگرچہ یہ معاملہ نہایت ہی

واضح اور غیر مبہم ہے۔ تاہم اس امر میں ایک ذرا جھڑپ بھی شک نہیں ہے کہ ہماری دانشمندی ایک جبکہ زیادہ واضح اور سبک زیادہ آسان معانی میں یہ قابلِ اعتراض واقع ہو رہی ہے۔ ہمیں اپنی نجات کے راستے میں شک پیدا ہوا ہے۔ اور ہمارے عملت یہ حقیقت بہت سی اچھی طرح سنایاں ہو رہی ہے کہ ہماری زندگی ایک مضبوط جٹان کی طرح ہیں ہمیں اگرچہ تلاطم خیز سمندر کی ہزاروں اور لاکھوں موجیں ٹکراتی ہیں۔ لیکن وہ اپنی جگہ سے ہال کھڑی ہوتا رہتا ہے۔ بلکہ ہماری زندگی اس گھاس پھوس کی زندگی ہے جو کہ نہایت ہی خفست اور ذلت کے ساتھ سطحِ بحر پر تیر رہا ہے۔ اور نہ تو ادنیٰ کی موجیں کو مبطرف چاہتی ہیں یہاں جاتی ہیں۔

برادرِ اہلِ اُمت! آپ کیا ہیں؟ پتھر کی مضبوط جٹان ہیں یا سوکھے ہوئے گھاس کی بے وزن پتھری؟ اگر واقعات کی مستحادثت میں کچھ وزن ہے تو ہمارے لئے کہندہ مسئلوں کے پس نہ دل کی استراہی موجود ہے اور قدم کی مضبوطی ہمہ جہت کے ساتھ گرد و غبار کی طرح اب ہر ادبِ اڑ رہے ہیں۔ ہمارے اپنے اندر کوئی وزن چڑ نہیں ہے۔ ہم واقعات اور پریشود واقعات کے لختہ میں کھلنا بن رہے ہیں ہم اپنا در کھو چکے ہیں۔ اپنی مستند قیمت فراموش کر چکے ہیں۔ ایک آدمی رکال میں سیڑز ہوتا ہے۔ اور سارے ہندوستان کو اپنی آنکھ کے سیلاب میں بہا دیتا ہے۔ وہ سارا آباد سے ٹہتا ہے اور سب کو اپنے رنگ میں رنگ دیتا ہے۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ہم اپنے حقیقی وزن کو ضائع کر چکے ہیں۔ اور ہمارے اندر سے اپنے قدر و پرکھ ہونے کی طاقت نابود ہو چکی ہے۔ سلطان بھائیو! تم اپنی شاندار تاریخ اور اپنے بزرگوں کی عظمت کو یاد کرو جبکہ زبانِ قریش نے اپنے ایک بہت بڑے صلے میں اس یتیم عرب کے رو بہو یتیمہ مطالبہ پیش کیا کہ آپ میری بڑی سے غریبی عمت اور دولت کے میں مگر ہمارے بزرگوں کی عظمت نہ کریں۔ تم آپ نے فرمایا کہ اگر دنیا کی کوئی طاقت چاہے کہ میرے دائیں ہاتھ پر کھڑے اور سوار ہو کر بائیں ہاتھ پر قویاں پھر بھی خداوند پاک کی تعجید کے اعلان اور نبوت پرستی کی ٹانگہ نہ اٹھائے۔ وہ سب کچھ نہیں ہو سکتا۔ اسی سبب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کوحدہ دردناک حالت میں ہر ایک مسلمان سے یہ کہنا سنا رہا ہے کہ



- (۷) عالی جناب مولانا شتاق احمد صاحب کا پیوری  
 (۸) عالی جناب مولانا محمد سلیمان اشرف صاحب بنارس پروفیسر علیگڑہ کالج  
 (۹) عالی جناب مولانا حکیم عبدالاحد صاحب پٹیلی بھیت -  
 (۱۰) عالی جناب مولانا محمد تاج حسین صاحب رامپوری -  
 (۱۱) عالی جناب مولانا احمد علی صاحب محدث علی پوری -  
 (۱۲) عالی جناب مولانا محمد عبدالکفیل صاحب بنارس -

انشاء اللہ المستعان آئندہ سال اس مقدس جمعیت کو کسی اور مقام کے اہل  
 اصحاب و دعوت اجتماع دیں گے اور اس طرح سے اس تنظیم حنفیہ کے فیضان و  
 برکات ہندوستان کے ہر ایک گوشے میں منتشر ہوتے رہیں گے۔

## جذباتِ عالیہ

یعنی وہ فصیح و بلیغ علم و عالیجناب حضرت فاضل اشرفی کچھ جیوی مذکور نے اہل انڈیا  
 حبشی کاغذوں کے انشاء پر مدبرہ مستعدہ مزداد میں پڑھی :

یہ جمع اہل سنت کا یہ منظر شان و شوکت کا  
 یہ جوش و خروش دین حق ہے یا کرتہ حق کی حرمت کا  
 منہ بھالے سے نبھلتا ہی نہیں ان جوشوں کے  
 لگا لے جلتے تا مید عیسیٰ پہنچے سینے سے  
 بڑا سے سلطوت جہوینے دے رہی ہے  
 ابھی اتحاد و اتحاد کی دھمک ہو مستان  
 ابھی جوش و خروش ہے نہ پاسے جوش سودا کا  
 ابھی پاک ہو بہو بخشن اغراض ذاتی سے  
 ہمیں نے راست بازی حمت عالم کے پیچھے  
 اب بکھر و بکھر حمان و حیدر است سب سے پایا

ذرا دیکھ کر کبھی اس وقت چہرہ میری تیر کا  
 یہ یاد میں ہے یا تاشا اس کی قدیمت کا  
 یہ خوش وقتی کی حالت ہے یہ عالم ہے تیر کا  
 کہ ہر شئی ترا کچھ بڑا بندہ ہے امت کا  
 دکھا دے صورت تقصود صدقہ اپنی وحدت کا  
 ہوشہرہ چار سوال انڈیا سنی جماعت کا  
 یہ دل کا دلولہ ہونے نہ پائے آد شہر کا  
 جہاں بزم قومی داغ و سب سے محبت کا  
 ہمارا ہی لقب ہے دو جہاں میں اہل سنت کا  
 صدقت کا عالت کا مروت کا سخاوت کا

# منقبت حضرت دالنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

السلام اے رازدارِ محنت تمکینِ خود  
السلام اے عاشقِ تسبیحِ خُلقِ وجود  
"کنج بخش فیضِ عالمِ مطہرِ خدا  
السلام اے کعبہ امید و ہمارا حلیل  
لہ منہرل کے قوسِ بزدل کوئی بے دلیل  
"کنج بخش فیضِ عالمِ مطہرِ خدا  
السلام اے درمندانِ محنت و امام  
کنج بخش کا ترستے اسبِ خیرِ امام  
"کنج بخش فیضِ عالمِ مطہرِ خدا  
کی نظر دکھایا اے سیدِ عالمِ حساب  
خفتہ دیکھ پیرِ بنامتِ مذہبِ اب  
"کنج بخش فیضِ عالمِ مطہرِ خدا  
سیدِ ازلِ نامتِ عیدِ انبیا  
بندہ بس ناقص اے حاجتِ معصیت  
"کنج بخش فیضِ عالمِ مطہرِ خدا  
ریخت پر رنگِ مہرِ مسیحِ سیال  
پہرہ اورچ رنگن سے سبِ وسیعِ حال  
"کنج بخش فیضِ عالمِ مطہرِ خدا  
شیخِ مادرِ بیتہ العہدِ بحرِ سیرِ بود  
یکس جہاں بر جوانِ آلِ بحرِ سیرِ بود  
"کنج بخش فیضِ عالمِ مطہرِ خدا

السلام سے منے آگاہ و موردِ ہمت  
حدوکیں در قیام و در رکوع و در سجود  
ناقصاں زبیرِ کامل کا دل کا دل  
السلام اے عجب مقبولِ خدا و حلیل  
موتہ را حضرت بیدارستہ حلیل  
ناقصاں زبیرِ کامل کا دل کا دل  
السلام اے سب سے بڑے مرتدِ مانی و مہم  
نقب و قبت عویسِ فدا و است و حرم  
ناقصاں زبیرِ کامل کا دل کا دل  
کشفِ محبوبِ برست و ہارِ چاہِ کتاب  
رفت بے درازِ بندہ لوقِ آفتاب  
ناقصاں زبیرِ کامل کا دل کا دل  
پاکِ دلِ دوستِ نصرتِ کسبِ شہادت  
دارِ اہلِ اذکونہ فتنہ لاس و طغات  
ناقصاں زبیرِ کامل کا دل کا دل  
بے پرواِ عالمِ دل سے زبیرِ غم و مرعہ حال  
اندرین خودِ برادرِ کارے کردی عیبِ حال  
ناقصاں زبیرِ کامل کا دل کا دل  
ہیشہ شہرِ زبیرِ دوستِ بحرِ بود  
بر لبِ معجزِ بیانِ خورشیدِ ممیہ بود  
ناقصاں زبیرِ کامل کا دل کا دل  
(عمرامی)

# تذکرہ

(۱۱) ایک دفعہ حضرت ابراہیمؑ اور حمزہؑ مدظلہ نے گھاس کا گٹھا لیکر بازار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے ایک دوست کا اعتراف ہو گیا۔ انہوں نے آئینہ دیا کہ حضرت جب کہ آپ نے کیا یہ کوئی بھی کرتا ہے، تلخ کی بادشاہی چڑھ کر جیل کی کڑیاں جنت میں بکچھ کر، غارتوں، دوست کا طعن منکر حضرت ابراہیمؑ و حمزہؑ مدظلہ نے گھاس کے کٹے ہوئے کھڑے کر دیا کہ دیکھو، انہوں نے جو گھاس کے کٹے کی طرف دیکھا تو یہ انکھٹا مرنے کا ہو گیا تھا آپ نے فرمایا کہ دیکھو سب چھوٹی چیز جو تلخ کی بادشاہی چھوڑنے پر مجھے ملی اور بہت۔

(۱۲) ایک دفعہ حضرت ابراہیمؑ و حمزہؑ مدظلہ نے ایک صحابہؓ سے کہا کہ ہمیں یہ بتاؤ کہ آپ کے دل میں خیال کہ رادھی میرے نام کی بھی فوج تھی مٹی۔ آپ کے دل میں یہ خیال تھا کہ فرشتوں کو حکم ہے کہ پہلے آسمان پر جو فوج تھی ہے وہ ابراہیمؑ و حمزہؑ کے سر پر آسمان میں بکائی جائے حسب ذہن میں دوست بکھے گئی۔ تو حضرت ابراہیمؑ و حمزہؑ کے دیر نظر کر اور بوجھا کہ یہ کہا ہے کہ دشمنوں نے کہا کہ ہر کوئی تبار کے نام کی فوج بھی لے گا حکم ہو رہا ہے جب صحیح کی سلامت میں پہنچے تھے فوج تھی ہے۔ اس لیے ساتوں آسمانوں پر تلے دفعت آجئے کہ یہی فوج تھی ہے (۱۳) ایک دفعہ انہوں نے حضرت خوجہؑ یا زیدؑ مدظلہ سے دعا است کی کہ آپ اپنے کسی مجاہدہ کی کیفیت بیان فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے جو عبادت کئے ہیں اگر انکی کیفیت میں کروں تو تم لوگ سن نہیں سکتے بغیر میں نے اپنے نفس کے ساتھ جو عبادت کئے ان میں سے اس کا حال میں کہاجوں۔ کہ یہ یہ نصب نہ کو پہنچی میں آیا کہ نصف رات تک کھڑے کی یہ میں ہر طرف نفس نے میں یہی فوج شروع کی۔ اور اس خیال میں میرے دل کا۔ کہ میں نے یہ کیا کہ کیا اسے نفس تو نے میرے ساتھ، منزل کی جو بہت کرنے میں میری یہی فوج کی سر میں میں ایک سال تک جھگڑا پانی نہ دھکا چنانچہ ایک سال میں نے نفس کو بے ہوش کر دیا۔ (۱۴) ایک دفعہ حضرت بائیزیدؑ مدظلہ سے یہی بات کہی گئی کہ



خون روں بھلا، پکا خامہ موجود تھا۔ اس نے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ آپ نے مزید  
کہ سوتلت میں عالم ملکوت میں گیا تھا۔ ایک ہی قدم میں نے رہا تھا۔ کہ عرش پر پہنچ گیا  
عرش کو دیکھا کہ گرگ تہی ویاں کی طرح مازنہ میں کھڑے ہیں۔ عرش سے جھاک  
کہا کہ اے عرش علی العرش ستوی۔ اے عرش تجھ جھکے پہنچو جگہ کہتے ہیں۔ عرش نے  
یہ مذاق کہا کہ باور پند کیسے ات کرتے ہو۔ جسے قربت دے دل کا پتہ بتایا جاتا ہے اور کہا  
جاتا ہے کہ عرش کو چاہئے قربانید کے دل میں خلاص کر میں اے باور پند یہ کیسی بات  
ہے کہ آسمان والے زمین والوں سے بوجھتے ہیں۔ اور زمین والے آسمان والوں سے؟  
۱۵۔ ایک دفعہ جبکہ میں منواری رحمتہ اللہ علیہ نے جو کہ دو دریاں حضرت خواجہ  
بایزید قدس سرہ العزیز کے لئے بھیجیں اور کہنا یا کہ میں نے ان دونوں کو  
بزم زمزم سے گودھک پکا ہے۔ آپ آکر ہستہل کریں اور دے آکر حضرت می  
معاذ کا یہ جامہ کھاتے ہیں۔ خوب دیکھ کر ان دونوں کو لے جاؤ۔ اور ان کو انہوں  
نے یہ تو کھلا بھی کہ آئے تو اب سرمہ سے گودھک ان دونوں کو کچھ ہاتھ لیس رہ  
نہیں کہا کہ تم کس ذریعہ سے حاصل ہو اور اس کا بیج کس نسبت سے آیا؟  
۱۶۔ اصل العواد میں ہے کہ حضرت سلطان التیم مجوب البلی ریحی اللہ عنہ وکودہ با  
کھایستہ بیان فرما کر انگوں میں سونہ بھر لائے اور مانے مانے کر کے روئے گئے اور  
فرمایا کہ اہل سونہ کا قول ہے کہ اگر مائے حورہ میں آنکھوں بہشت جمع دھائی ہوں  
دونوں جہان کی نسیم تم کو بل جائیں۔ تب بھی میں بکد دھوکا ہی کے برابر ہوں  
تو ہم میں کس قسم میں کرتے ہیں۔ یا اس نقص سانس کے برابر بھی میں حرم میں کی  
یاد میں لیتے ہیں۔

۱۷۔ ایک دفعہ حضرت شیخ الاسلام شیخ مرید ادیس قدس سرہ العزیز سجدہ میں  
فرماتے تھے کہ اگر کمال قیامت کے روز فرمے جبکہ دوزخ میں بھی قدرتی یاد میں  
ایسی فریاد کرونگا کہ دور جی میرے والدہ فریاد سے اپنا غلاب بھول جائیں گے۔  
اس حالت سجدہ میں آپ نے یہ بھی کہا کہ مجھ سے پہلے جو لوگوں ہوئے ان میں سے  
ہر ایک شخص نے کسی کسی خواہش کے آگے سر جھکا دیا لیکن میں نے کسی کے سامنے  
سر نہ جھکا یا اور کلیتہً اپنے کو دوست پر فدا کر دیا۔ اور خود کو اپنے لئے بھی نہ چاہا پھر

غلبہ شوق میں فرمایا کہ اگر صفت خدمت کا ذرہ سمجھیں گے پھر سے ساقوں زمین و آسمان  
وہ ہم پر ہمسع ہو جائیں۔

(۸) حضرت بدرالدین اسحق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک فقہ یکھونی حضرت شیخ  
فرید الدین قدس اللہ سرہ اسرار کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ وہ بہت بڑے  
بدیش تھے۔ رات دن اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کے  
دن کا پٹر نہایت کثیف ہو گیا تھا۔ ایک روز میں نے ان سے کہا کہ آپ اپنے کپڑے  
کیوں صاف نہیں کرتے؟ انہوں نے اس کا کچھ جواب نہیں دیا۔ چند روز کے  
بعد میں نے پھر کہا کہ آپ اپنا بیڑائیوں نہیں دھو ڈالتے؟ اور اس دفعہ بہت  
سمجھتی سے کہا، انہوں نے نہایت عاجزی سے جواب دیا کہ مجھے کپڑا دھو لینے  
کی فرصت کہاں ہے؟ حضرت بدرالدین اسحق کہتے ہیں کہ جب مجھے ان کا عاجز  
سے یہ کہنا یاد آتا ہے کہ مجھے کپڑا دھو لینے کی فرصت کہاں ہے؟ تو مجھے ایک  
گونہ بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔

(۹) ایک دفعہ اہل بگرام سے ابلیس کو حضرت خواجہ بایزید بطلانی علیہ الرحمۃ کو  
محل پر دربار پر لٹکا ہوا دیکھا تو اس کو حضرت خواجہ بایزید بطلانی کے پاس حاضر ہوئے  
اور ابلیس کا حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے مجھ پر ہمد کیا تھا۔ کہ جب تک یہ  
زندہ ہیں۔ میں بگرام نہ آؤں گا۔ پھر جب اس نے عہد شکنی کی تو مرشتوں کو  
حکم ہوا کہ اس کو بجا کر دروازے پر چڑا دیں۔ خبر ہوا کہ اس سے کہہ دو کہ اس  
دفعہ تو اس کو چھوڑ دیتا ہوں لیکن دوبارہ آیا تو کبھی رہا کر دینا کہتے ہیں  
کہ جب تک حضرت خواجہ بایزید حیات رہے۔ بگرام کے ٹرامک ابلیس  
نہیں پھٹکا۔

(۱۰) ایک دفعہ حضرت خواجہ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے درخواست کی  
کہ اپنے عبادات کی کچھ کیفیت بیان فرمائیے۔ آپ نے کہا کہ اگر میں اپنے عبادت  
کو بیان کروں تو تم لوگ سننے کی تاب نہیں لاسکتے لیکن ایک عالم جو میں نے  
اپنے نفس کے ساتھ کیا اس کو بیان کرتا ہوں۔ اس کی کیفیت یہ ہے کہ میں نے  
ایک روز اپنے نفس کو قفل کے لئے بلایا۔ اور کہا کہ آج کی رات ہر درگاہ نماز

پڑا ہوا اس نے میرے اس کہنے کو کیا حکلی سنا میں نے اسکو دس سال تک کھانا  
 نہیں دیا

۱۱) دیکھو حضرت شیخ حلال الدین تبریزی قدس سرہ العزیزہ راہوں کے قاضی  
 رہا کمال الدین کے ہاں آئے اور ان کو ریاست کہا۔ خدام نے کہا کہ قاضی صاحبنا ز  
 پڑا ہے میں حضرت شیخ صاحب نے فرمایا کہ قاضی صاحب بھی نہ پڑا ہی جانتے  
 ہیں ہر صورت شیخ کے جیسے کے بعد قاضی صاحب سے خداموں نے کہا کہ شیخ  
 اس میں دراتے تھے وہ رہے وہ قاضی صاحب حضرت شیخ کی خدمت میں گئے اور  
 نہ ملنے کی عزت کرے کہ وہ کہہ کر آئے یہ کس بنا پر دیکھو قاضی ساز پڑا ہوا تھا  
 ہے اس نے وہ دوسرا ساز میں کئی کتا میں کھڑا لی میں حضرت شیخ نے  
 وہ کہہ ان پہنچتے ہیں ایک مصلحت کی بنا پر نہ اور فقر کی بنا پر قاضی صاحب نے  
 کہا کہ علماء کو حج و کعبہ دوسری طرح کرتے ہیں یہ فرات دوسری حج پڑھتے  
 ہیں حضرت شیخ نے فرمایا کہ یہ بات نہیں ہے لیکن علماء صرف اس حالت میں  
 نماز پڑھتے ہیں کہ صلیب کے سامنے ہو۔ حرکات ان کے سامنے ہیں ہوتا۔ اسکی سمت کی  
 عزت میں کر لیتے ہیں اور جب ان سمت کا بھی نہ نہیں لگتا تو ان تحریر کرتے ہیں علماء  
 کے قبل میں ہیں قبر میں لکھن فقر حبیبک عزت میں نہیں دیکھ لیتے نماز میں پڑھتے  
 قاضی صاحب کو یہ بات اگر معلوم ہوئی محکمہ جواب نہیں دیا وہ ان سے گھر  
 و میں سرگرم رہا جب میں حرم میں تھا کہ حضرت شیخ حلال الدین تبریزی قدس سرہ العزیزہ  
 عزت میں بیٹھے تھے وہ نہ پڑا تھا میں نے

دوسرا دور میں ایک مجلس میں اکٹھے ہوئے وہاں حضرت شیخ نے  
 ایک مجلس سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ علماء کا منصب اور ان کا مرتبہ معلوم ہے انکی ہمت اور  
 استعداد مدعی درجہ انہیں تکمیل و ادب وہ قاضی ہوں انکس یہ صدا بجان  
 انکس وہ پیشہ ان کے ڈر سے درجہ ہیں جن میں سے پہلا درجہ وہ ہے وہ تہ میں  
 قاضی صاحب کو دکھایا گیا ہے۔

۱۲) ایک بڑا گھ ایک دفعہ میں پریشان ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور کہتے تھے کہ  
 خداوند! حاضر ہے ایک بکیر گھٹا ہوا کھانا کھا رہا ہے ان کو تو یہی تو قیامت فرا

اتنے میں حضرت خضر علیہ السلام آگئے۔ اور کہا کہ بزرگ من: میں نے کونسا کبیر گن رکھا ہے؟ جس سے توبہ کروں۔ بزرگ نے کہا کہ تم نے جنگل میں درخت لگا رکھے ہیں۔ بگے سایہ میں بیٹھتے ہو اور اس سے آرام اٹھاتے ہو! اور جتنے ہو کہ خدا کے واسطے اس درخت کو لگایا ہے۔ یہ سن کر حضرت خضر نے توبہ کی۔ بزرگ مدح نے فرمایا کہ جس طرح میں رہتا ہوں اس طرح رہا کرو۔ حضرت خضر نے پوچھا کہ آپ کس طرح رہتے ہیں اور کیا کرتے ہیں؟ ان بزرگ نے فرمایا کہ میری یہ حالت ہے کہ اگر خشک ہو تو دنیا دی جائے اور کہا جائے کہ اس کو قبول کر لے تجھ سے اس کا حساب نہ لیا جائے گا اور یہ بھی کہا جائے کہ اگر دنیا کو قبول نہ کر لیا تو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا تو میں دوزخ کو قبول کروں اور دنیا کو قبول نہ کروں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے پوچھا کیوں؟ فرمایا کہ دنیا اللہ تعالیٰ کی مغفرت ہے جس چیز کو ایمان دشمن ٹھیرا ہے اس سے کھینچ لیں میں دوزخ کو قبول کروں گا۔ لیکن اس کو قبول نہ کروں گا۔

(۳) جس وقت سید یا حضرت معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز میدان حشر میں تشریف فرما ہو گئے۔ آپ پر ایسی سستی طاری ہوئی کہ توڑ بیگہ حیران ہو جائیں گے اور پوچھنے کہ یہ کون ہے؟ آواز آئیگی کہ یہ میری محبت کا دیوانہ معروف کرخی ہے۔ اس کے بعد حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کو ارشاد ہوگا کہ بہشت میں جاؤ آپ کہیں گے کہ میں بہشت کے لئے تیری عبادت نہیں کی ہے بلکہ تیری محبت میں تیری عبادت کی ہے۔ ارشاد ہوگا کہ سچ ہے لیکن وعدہ دیا را وہ وعدہ وصال جنت ہی میں نہ دیا ہوگا۔ جنت میں جاؤ تو کہ وعدہ پورا ہو۔ سہر بھی آپ نہ جائیں گے کہ ملائکہ مقربین کو حکم ہوگا کہ ان کی گردن میں تور کی زنجیریں ڈال کر کشاں کشاں لے جاؤ پتہ (ابو محمد امام المدین نام لکھری)

ملک متنبس از فوائد الغرادر النفس النواہد۔ ملفوظات حضرت محبوب الہی غنی اللہ عنہ۔

آل نڈیشتی کا نفرنس کے صدر حضرت قید عالم حضرت علیہ السلام مولانا محمد نذیر الدین صاحب  
مبلغ اسلام مراد آبادی و نائب ناظم مولانا مولوی محمد عزیز صاحب مولانا مولوی محمد حسین صاحب قراقرم



# قصیدہ

سید اسادات قطب اصفیا  
مرشد وادی ستانی خلق را نو  
پیشائے عارفان و عابدان  
کامال در خدمت بستر مکرم  
معدن فضل استی و حمد و تحیا  
روئے انور ملکس روئے والفضل  
روئے روشن پر تو نور نبی ص  
ماہ تاباں پیش روئے تو مجمل  
فقہا فحشی زندہ است اور نام تو  
حکم و جاریست بر جانائے خلق  
آل چناں در نور حق گشتی فنا  
حجت و حجت خداست و رسول  
تو جنبہ وقتی و مشبہی عہد  
نورہ امین بڑی حق پرست  
مسند آرائے سر پر نقش بند  
سید دوران و مقبول خدا  
خیر و برکت بندہ در حکامہ تو  
اے مرا بجاؤ ہم مادی قوی  
سینہ بریاں چشم گھریاں دہشتم  
آتش عشقت دل و جاں سوختہ  
در مصیباں زار و زخمی خود  
بس گنگار استم من پر خفا  
فرد عصیانم ہمیں بکسر خدا

بل امام وقت شاہ اولیا  
ساکنان راہ حق را رہنما  
زہر دان عشق حق را مقتدا  
صوفیاں و نیز ہستی پتیر  
عزیز لطف حق و خود دسفا  
نطق پاکت شرح قرآن جدا  
شہد گفتار و گفت مصطفی  
ہر از پیش لوت بے عنیا  
اے تو محبوب خدا و بخشنے  
اے قلوب مومناں و بادشا  
کز جبین تو میاں نور خدا  
عشق تو عشق بنی ہست و خدا  
قلب رومن و حکایت گیمیا  
نور عیشیم مصطفی و مر قطنے  
ناز بر تو واجب سر بندہ  
اے تو محبوب حبیب کبریا  
فتح و نصرت بر تو دست جیتہ ما  
نیست حیران تو پناہم سینہ  
زال کہ بودم و فراتت مہنگا  
ہمراہیں سوش بے خزاہم دعا  
اے سچا دم میک دم وہ شفا  
دام از لطف تو بس امید  
رحمت خود را بہ میں اے بادشا

دہر بیمارچی دل مارا شفا  
 بہر حضرت سنیہ خیر اور اسے  
 یک نگاہ عافیت بر من مٹا  
 تے ذابستم بسا دم با ذرا  
 اسی دعا کے تو مجھ کو اندھنا  
 رحم اسے مقبول رب بہر خدا  
 یک نگاہ لطف تو کافی مرانا  
 این محرم بہت اسے کریم الاولیا  
 یک نگاہ رحمت سوسے حقرا  
 المسد بہر خدا بسیر خدا  
 تا بہ اند قائم این ارض و سما  
 تا بہ اند نور ماہ و ہسرا  
 زلف پچاں پاسباں چلیا  
 طہر بنری تا کسند باد صبا  
 وار محفوظ سلامت اسے خدا

سے سیحانم سریر بدو گار  
 بہر حسین دلی دست طرد  
 از عینل حاجگان نقش بندہ  
 من غریب دینے کسم ہم عاجز م  
 از جلائے زماں آزاد کن  
 سہم من بردہ دست و سحر و زار  
 از حوادث! بجاں من آدم  
 کترین بندہ در شاہ قہار  
 ندای شاہ جماعت برنگن  
 المددت و جماعت مقتدی  
 اسے خدا کے حق و اسے قیوم خلق  
 تا بہ اند ہمیش ہفت اختر  
 تا بود بر کعبہ روئے دلبراں  
 خذہ گل تا بہ اند عطسہ رایت  
 از جلائے زماں ایں دو دواں

## انجمن خدام استوفیہ کی ساعی حیلہ

تقریباً دو سال سے علاقہ ارتداد میں شدید کاٹوٹان ہو چکے ہیں اسلامی انجمنوں  
 نے اس سبب کا بغیر کر دینے اور افندی تدابیر عمل میں لانے کیلئے میدان میں قدم  
 رکھا۔ مدارس جاری کئے میں بنین کی جماعت بھولے بھالے مسلمانوں کو دین حنیف  
 پر قائم رکھنے کے لئے سرگرمیاں دکھانے لگی۔ لاہوری پارٹی اور قادیانی احمدی فرقہ  
 بھی عورت کی اہمیت کو مد نظر رکھ کر اس علاقہ میں برکے اہتمام سے پھیل گئے۔  
 باہمی النظر میں ٹوٹو اندر جماعت کی تنظیم اور قوت منظر کو اسلامی پسند سنے

بنظر استقامت دیکھا اور اکثر بھی خواہن وقت یہ دیکھ کر حیران تھے کہ کل خلافت  
 کو خطہ میں دیکھ کر مرزائی حضرات سکون و جود کی نیند میں پڑے سوتے رہے جزیۃ  
 الحرب اور مقامات مقدسہ پر ایغیا کا دست تھا دل دراز ہو رہا تھا مگر ان حضرات  
 کا جذبہ اسلامی مذاہرکت میں نہ آیا۔ یہ اسی طرح اپنے اولی الامر کا سبکداری  
 و نیلئے اسلام پر دیکھنے کے آرزو مند نظر آتے تھے۔ آج میدان ارتداد میں جسکے  
 زیادہ مضطرب اور سرگردم کیوں دکھائی دیتے ہیں۔ اگرچہ بعض ارباب بصیرت  
 ان کی توجہ و توبہ کو نئے خطرے سے تعبیر کرتے تھے۔ مگر حالات حاضرہ میں امر  
 کے متقاضی تھے۔ کہ تہذیب کے مقابلہ پر ہر ایک نام ہاد اسلامی جماعت بھی  
 سرگرم کار ہے۔ اور کوئی تصادم واقع نہ ہوا۔ چنانچہ اسی اصول پر ہم خاموش  
 خدمت اسلام کیا کرتے رہے باقی تصادم سے بچے رہتے۔ پھر کار بند رہے۔ مگر  
 ہم بلا خوف تردید یہ ظاہر کرنے پر مجبور ہیں کہ مرزائیوں نے نہ صرف ارتداد کا  
 السند وہی مندرجہ ہی سمجھا۔ بلکہ ان کے لائحہ عمل میں بعض اسلامی دیہات  
 کے جاہل و بے جہاد کی کو اپنا ہم خیال بنا لیا شامل تھا۔ جب یہ موضع باقی  
 خور و علانہ پول میں بھی لاہوری یا دہلی کا مرزائی ٹائندہ جو ولایت کا ٹرنیڈر  
 اپنے فن کا مار تھا۔ ڈیڑ سال تک ستم روا۔ اور بنے بنائے سد فلول کو اپنے  
 جرائم و سائل کے درمیان مرزائے نادانی کا مستند بنا لے اور غائبوں سے  
 نفرت دلانے کی سعی کرتا رہا۔ جسکے ہر معومہ مرزائی جماعت نے اس کی تکمیل  
 کر چکی۔ یا کسی خاص مصلحت سے دوسرے پر چلے اٹھے۔ اور ہاشندہ گار دیہ کی  
 متعدد درخواستوں پر مرزائیوں نے رجوع نہیں کیا۔ تو مجبوراً انجن عدم انصافیت  
 نے ان کی درخواست پر غور کیا۔ اور اپنے مستحبین کے ساتھ علی حد حلف شیعہ طریقت  
 حضرت حافظ اوز علی صاحب ریشتر بیج و سنگی کو بھیج دیا۔ وہیں ان کے دس  
 اعزازی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ کچھ نقد کو وہاں کے سرحد میں ہی پیش کیا۔  
 موصوف کی محبت و احسان اور اسوۂ حسنہ کا نہایت اہم اثر ہوا۔ اور ہاشندہ گار  
 دیہ کی درخواست پر ۱۰۰۰ روپے مستند کو حضرت تہذیبیہ علی صاحب علی صاحب  
 محدث علی پوری کے جلیلہ حاضر حضرت مولانا علی صاحبی کچھ حسین صاحب بی ۱۰۰





ہیں۔ کہ وہ ایسی خبریں کو مسترد کر دیں نہ بڑا کریں کیونکہ صداقت اسلام کے مقابلہ میں ایک نہ ایک در پرگ جیسے جبار عقیدے کو نصرت اسلامی قبول کرنے سے مندرجہ جتنی کریمانی چنانچہ بہت ست ہالہ وینہ مرم چند آریہ پچا رک برقی مدھی سبھا جو سندہ اور پنجاب میں گروہ مت کا پرچار کرتے رہتے ہیں اور بعض رسائل و مضامین میں اسلام کے خلاف شائع کرتے ہیں اب بھنڈہ نالے و فرائین خدام الصوفیہ آکرہ میں انت اسلام کو تسمیر کے نصرت موزنہ صوفیہ الدین صاحب، نظم بن مذہم کے دست حق پرست پر مشرف اسلام ہو گئے، اسوی، عبدالمکریم خان، لکھا گیا۔ آپ نماز اورہ وغیرہ احکام اسلامی کہ تسلیم ہے۔ چونکہ آریہ دھرم کی مصلحت اورہ غنی قابلیت میں یہ دے دے ہر سہارنے امید ہے کہ آپ انت۔ اندھناتی، رملای صدمات میں بھی آئے گا۔ یہ تازوں دیکھائیں گے چلت ان سے پیچھے جہاں شے دکھائیگی ہیں۔ صدقہ لے رہتے فامرتہ مظاہر اسے +

(الحارص عدائیہ قصور، سپیکٹر، اس مجن خدام الصوفیہ آکرہ)

## آفتاب اسلام کی ضیا بازیاں

حضرت قیامی پیر سید بہت علیشاہ رضا کی مساعی جمید  
محرمی جناب امیر اصناف السلام عید و رحمتہ اندر رکاتہ  
کا گزاری گذشتہ بندہ دورہ میں مجن خدام الصوفیہ کے اراکین کے خط پر  
حسب ذیل اشتیاقوں نے اسوہ قبول کیا۔

۱۱۔ چار اشخاص حسب ذیل بعدد کوری نے جناب شیخ محمد امین اللہ صاحب رئیس قہ  
الہ آباد کے تہ مبارک پر حضرت بندہ و مہدی اشراف کے خلیفہ مجی۔ ہیں۔ اسلام  
قول کیا۔

غلام محمد

مسما رسول باقہ

اسلامی نام

متوا

مستندین

سابق نام



کا ختم کیا گیا۔ ختم شریف سے فارغ ہو کر ہماوں کو کھانا کھلایا گیا۔ سناخہ جگر کے بعد ختم  
 خراجگان پڑا گیا۔ اور سب کے دل کے جلسہ کا آغاز تین شریف کی کاوش سے شروع ہوا۔  
 اور منشی فرزند علی صاحب شجر کے ذریعہ۔ مساجد سکول سیکولٹ نے پیر وید اور  
 لنت شریف پڑھی اور پوٹو بیکہ جناب مولوی نظام الدین صاحب قادیان دیر پاری نے  
 صحبت ویدیشاں پر پوٹو اکھنڈ تک بدل دیا۔ اور جلسہ سناخہ عصر کے لئے ملوکی  
 رہا۔ بعد نماز عصر ہمارے برادر طریقت مولانا مولوی فدا بخش صاحب امام جامع مسجد حضرت  
 مولانا مولوی عبدالحکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ میاں۔ عیدہ نے انعام بجا اس عرس ایصال  
 اثواب کے متعلق بدلی دیا جو مولوی صاحب کے بعد لنت غافل نے نہایت  
 عمدہ لہجہ میں لنت شریف پڑھیں لنت خوانی کے بعد ہر صاحب کے باران طریقت  
 میں سے منشی محمد عبد اللہ صاحب مدرس نے لنت شریف پڑھی اور جناب مولانا  
 مولوی حافظ امام الدین صاحب رضوی ساکن ٹولی واراں مغربی نے ایک گھنٹہ تک  
 محبت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر عطا فرمایا۔ پھر منشی فرزند علی صاحب نے  
 لنت سرمد پڑھی۔ لنت شریف کے بعد ہمارے خلص باران طریقت میں سے جناب  
 ڈاکٹر مولوی اللہ تاج صاحب کھاری بندہ میاں حضرت فدا علی صاحب محبت علی پوری  
 مدظلہم نے اتباع شریعت پر تقریر کیا۔ پھر مسلسل تقریر فرمائی۔ ڈاکٹر صاحب کے  
 بعد جناب ماسٹر محمد کرم الہی صاحب بی۔ اے وکیل و سیکرٹری انجمن خدام انصافیہ نے  
 آداب شیخیر نہایت اعلیٰ تقریر فرمائی۔ اور فارسی اشعار کی سنہج صحت اعلیٰ پر یہ  
 میں بیان فرمائی۔ ماسٹر صاحب کے بعد میاں امام امیں ساہو دار چک نمبر ۱۰۰  
 منشی سرمد علی ویر مو صاحبان۔ نے لنت شریف پڑھی۔ اور صاحبان حضرت صاحبان  
 صاحب قدر و صفوہ الصدر نے شریعت حقہ پر قائم رہنے اور محبت مدرس و اتباع  
 مشدد بیت پر عالمانہ و عطا فرمایا۔ جناب کا عطر معیں کے دلوں میں بکلی کی طسج  
 اثر کر رہا تھا۔ جناب مالاک کی سادہ بانی مگر نیر سے دنیا پر رور و روش کی طرح ظاہر ہے  
 قلم میں طاقت نہیں۔ احاطہ تحریر میں لائے۔ حصہ اول کے بعد سلام و قیام ادا کیا  
 گیا۔ بعد ختم آئے قرآن شریف جمع کئے گئے اور دعا سے جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔  
 ساہل نے اس وقت کی طرح اس سال ہی ہر صاحب کی باران طریقت بجا کر

ہر گوشہ ملک کشمیر پہاڑ سے بھی ختم شریف میں شامل ہوئے تھے۔ جمع خدا کے فضل و کرم سے کافی تھا۔ جن کی خوراک و رانش کا انتظام پیر صاحب کی طرف سے تھا۔ ختم شریف کی تاریخ، راج تہی بھویران طریقت کی کثرت کے باعث علاوہ، راج کے، راج تک انجم رہا۔ اخیر کے دن من اتفاق اور نہاری خوش قسمتی سے عاید ہوا۔ منلی آفتاب حضرت پیر سید شاہ صاحب قبد و ام برکاتہم سجادہ نشین دربار چو شریف نے پیر صاحب کی دعوت کو قبولیت کا شیوہ بھٹا اور بلند نماز مغرب پیر صاحب کے مکان پر قدم رنجہ کر اپنے دیوار فیض آنا سے ہم سب کو الامال کیا۔ اور پیر صاحب کے حق میں دعا خیر فرمائی۔ ہمارے دارین طریقت سا لکھٹ میں شامل ختم شریف ہوئے تھے۔

نوٹ۔ چونکہ آئندہ سال ختم شریف کی تاریخ حجت میں رمضان شریف ہوگا۔ انشاء اللہ قلعے آئندہ سال ختم شریف، بیکہ کو ہوگا۔ پیر صاحب کے دارین طریقت اس تاریخ کو یاد رکھیں۔

اخیر میں دہلی کے خدا قاتلے بغضیل اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس گفت پر دہلی کے اعلیٰ پوری کو اپنے باغبان شہنشاہ علی پوری مدظلہ کے زیر سایہ ہمیشہ سرسبز اور شاہد رکھے۔ اس ختم شریف کی مدق دن بدن ترقی پر ہو۔  
(ملک عبدالغفر فیضان سا لکھٹ)

در رسدہ عالیہ نقشبندیہ { اسلامی مدرسہ عالی جاب حضرت قدوة السالکین  
ذبدۃ العارنین رئیس التوحید مرشدی مولائی  
حافظ حاجی پیر محمد جماعت علی شاہ صاحب قبد علی پوری ادم اللہ فیضہم و  
برکاتہم کی سرپرستی میں علی پور سیدال ضلع سا لکھٹ عرصہ سے قائم ہے۔  
جس کے صدر مدرس و مہتمم فاضل جلیل عالم قبیل مولانا صاحبزادہ حافظ سید شاہ  
محمد حسین صاحب علی پوری دامت عالیہ ہیں۔ اس مدرسہ میں اہل سنت و الجماعت  
کے عقائد کے مطابق تعلیم دیکائی ہے۔ برادران اہل سنت کو عمر و دارین طریقت کو  
خصوصاً اس مدرسہ کی ترقی کے لئے ہر وقت کوشاں رہنا چاہیے۔



# انتقاد

**اشرفی** یہ علمی، ادبی، مذہبی، اخلاقی، تاریخی، ادبی و فائدہ مضامین کا ایک ماہوار مجلہ ہے جو تین سال سے برابر حضرت مولانا الحاج سید محمد صاحب اشرفی حیدرآبادی مدظلہ کی ادارت میں کچھو کچھ شریف سے جاری ہے۔ حضرت میر ہندوستان کے ایک علم فاضل اور متبحر ادیب ہیں جن کا ذوق ہمارے قریب سے مستثنیٰ ہے۔ مضامین نظر و اثر نہایت بلند پایہ ہوا کرتے ہیں۔ رسالہ اشرفی جامعیت و تحقیق و صوفیہ کا حقیقی ترجمان ہے۔ سن مٹوئی کے علاوہ جمال صوری یعنی کتابت و طباعت اور کاغذ کے لحاظ سے بھی دیدہ زیب ہے۔ ضخامت علاوہ سرفیق ۲۳ صفحات، سائز ۱۰×۱۵ قیمت سالانہ مع محصول صرف لگے روپے ہے۔ مذہبی رسائل کے شائقین اس شاندار اسلامی ذوالہ کے فریادار بنکر رہیں۔ اشرفی کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

مٹنے کا پتہ: ایمنجر صاحب رسالہ اشرفی کچھو کچھ شریف ضلع فیض آباد  
یہ سنہی زبان کا ایک ماہوار مفید اسلامی رسالہ ہے جو مولانا صاحب  
**الہامیوں** صاحب کی ایڈیٹری میں عرصہ ایک سال سے شائع ہوتا ہے۔ ہر اذان  
اہل سنت و الجماعت کا فرض ہے کہ ایسے رسائل کی توسیع اشاعت میں کوشش  
کرتے رہیں۔ جو علاوہ سرفیق ۲۳ صفحے قیمت سالانہ مارٹن کے پتہ ایمنجر صاحب  
رسالہ الہامیوں سلطان کوٹ شکار پور سندھ

یہ رسالہ ۱۰×۱۵ سائز کے ۲۳ صفحات پر مبنی آبا و پنجاب سے ہوا  
**البشری** شائع ہوتا ہے۔ اس کے مدیر جناب ابو القاسم مولوی نور احمد صاحب ہیں  
جنہوں نے البشریہ کو مقبول عام بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں ہونے دیا۔  
یہ رسالہ بحیثیت خبری و تبصری اُلکھائی چھپائی اور کاغذ کے اعتبار سے بھی عمدہ ہے۔  
قیمت سالانہ ۱۰ روپے۔ ایمنجر صاحب رسالہ البشریہ ایمن آباد و ضلع گوجرانوالہ  
اس نام کا ایک ماہوار رسالہ مفت فاضل محمد سعید صاحب کی ایڈیٹری  
**شرعیات** میں دیدہ زیب کتابت و طباعت کے ساتھ جاری ہے۔ مضامین عام

طرح پر اچھے ہوتے ہیں۔ ۲۲۱۱۱۱ تقطیع صفحات ۲۰ قیمت سالانہ عیار

پتہ محمد سعید شبلی منشی فاضل کمر صانع فیروز پور۔

**کشاف** ایک ماہوار علمی و ادبی رسالہ ہے جو شہر امرتسر سے جناب مولوی محمد امین صاحب غریب ایچ۔ پی۔ کی ایڈیٹری میں جاری ہے۔ اس رسالے کا سن

کے لئے مولوی صاحب کا نام ہی کافی ضمانت ہے۔ رسالہ مجموعی لحاظ سے اچھا ہے۔

۲۲ صفحات تقطیع ۲۲۱۱۱۱ بجائی چھائی عمدہ سالانہ قیمت چھ روپے کا پتہ۔

مینبر رسالہ کشاف دروازہ دامباغ امرتسر۔

**مسحی** یہ رسالہ بھولاری شریف سے زیارت عظیم مولوی محمد عبدالمنان صاحب ماہوار

میں دئے جاتے ہیں۔ مسیحی سو بہارہ بنگال کا واحد طبی ڈرگن ہے قیمت سالانہ عیار  
کھائی چھائی کا نقدہ صفحات ۲۲ صفحے ساٹھ ۲۲۱۱۱۱ ملنے کا پتہ۔

مینبر صاحب رسالہ مسیحی بھولاری شریف پٹنہ

**کتب نفیسہ** جناب کے حاجی محی الدین صاحب سوداگر و تاجر کتب بنگلہ داک

نہایت مختصر فیاض اور متدین ڈرگن ہیں جنہوں نے مفصل و کتب  
نفیسہ اپنے خاص اہتمام سے صرف زر کثیر افادہ عام کی غرض سے چھپوائی ہیں۔ اور

نہایت وداجی قیمتوں پر جو حقیقت مصارف طبع کے برابر ہیں فروخت کرتے ہیں۔

ہم حاجی صاحب، موضوع کو ان کی اس دینی خدمت کیلئے تہ دل سے مبارکباد دیتے ہوئے

جماعت کے ناظرین کے ان مفید کتابوں کی خریداری کیلئے سفارش کرتے ہیں۔ کتب

مذکورہ حسب ذیل ہیں:-

(۱) فتاویٰ مولانا شاہ رفیع الدین (۲) بیان الیوم والفری مصنفہ محدث ابن جزی۔

(۳) نصاب دو صلیات نگاہ دلی، (۴) قوت الاسلام، (۵) فتویٰ تخریجے نماز، (۶) سوانح شیخ

اکبر ابن عربی، (۷) ایکب المنوم در صمد الیرب، (۸) رشحات اوج، (۹) مجموعہ رسائل سنہ

(۱۰) مجموعہ خطب مترجم منظوم، (۱۱) منہر الحسن، (۱۲) تجربات ابن (۱۳) ضروری مسائل

رضوان المبارک، (۱۴) حزب الانعم مترجم، (۱۵) خال تمام الفضائل،

یہ تمام کتابیں اچھے کاغذ پر عمدہ کھائی چھائی سے شائع ہوئی ہیں۔ اور دوزبان



میں ہیں۔ جو فارسی یا عربی میں ہیں۔ ان کا ساتھ ساتھ اردو میں ترجمہ لکھا گیا ہے  
ان کتابوں کے مٹنے کا پتہ:-

جناب کے۔ حاجی محی الدین صاحب مددگار داتا جریب مٹ مری باہار مسکو منگلور  
جناب مولانا مولوی محمد نظام الدین صاحب حنفی قادری ہمدانی  
**کتب مناظرہ** عتانی اہل سنت و جماعت کے مشہور کہنے مشق مناظر میں  
اور حضرت سلطان العارفین سلطان باہر رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ میں متاثر ہو کر  
ہیں۔ اپنے سند و کتب میں نسخہ میں ریویو ارسال فرمائی ہیں جو داتا پور رضیہ  
کے عقائد باطلہ کی تردید میں تصنیف کی گئی ہیں۔ ہم مولوی صاحب کی مساعی جمیلہ کو  
بغیر استعسان دیکھتے ہر کے قارئین جماعت کو ان کے مطالعہ کی ترغیب دلاتے ہیں  
کتب مذکور یہ ہیں:-

۱۔ تہ کبریا فی برتقہ شانی (۲) ہم کا گولہ پورا حنفی ولہ ۳۰ حقیقت مذہب یہ اصول (۲)  
مٹنے کا پتہ:- مولوی محمد نظام الدین صاحب حنفی قادری ہمدانی محلہ کرا منڈی شہر داتا پور

**رسالہ جماعت** یہ رسالہ جن مذہبی و دینی اور روحانی خصوصیات کے ساتھ شائع  
ہو تا شیعہ ہوا ہے ۲۵ اس قابل میں کہ مسلمان بشر کی یہ ایک حقیقت  
مسلمان ہوں۔ قرآن کی مذہبی زندگی میں غیر معمولی سہولتیں ہم پہنچ سکتی ہیں حضرت پریمو کا علی  
صاحب بقولہ امت فضاہم کی سرپرستی ادا آگے نام نہانی سے معزوں ہوئی برکات اسکے طہرائے  
امتیار ہیں۔ جو ہنس نفیس شریعت محمدیہ کے علمبردار اور شیعوں کے سچے حامی و مددگار اور باب  
طریقہ کے مسئلہ مشیا ہیں جبکہ ذات باککات و نیلے شہیت میں ایک سو مچا دی ہر امد خلق کے  
اسلامی لڑنے کو غیر معمولی جذبات سے جو فرغ ذات لڑی کی بدلت حاصل ہوا وہ شہر الشہر ہو گیا ہر  
تزوید جماعت نے جن ایسٹیک کو اپنا نصب العین بنایا ہے۔ ایک دن ایسا آجیلا ہو کہ جماعت اپنی بہتر کو  
خدا سے قبولیت مائی سند حاصل کر گیا اور اس کے مضامین مسلمانوں کو آدینہ لوش بننا پڑ گئے بن معز نے  
امتہ و جماعت کے حقیقی نوجوان امد قرون عظیم عتہ نقدر کے حقایق و معارف کا بہترین مجموعہ  
دیکھا ہو وہ اس سوال کو منگا کر رہے ہیں اور بہرہ اندہ ہوں قیمت باوجود اس وجہ زیب کھائی چھپائی  
اور نفیس کا قد سپید کے حضرت تین و پیر سالانہ (دوبہر سکندر) ریاست رامپور